حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ

التماس

۱۹۲۰ء کی ایک یادگار تحریر

پہلی دوسری رجب المرجب ۳۹ھ کو سیال شریف ضلع شاہ پور حضرت خواجہ شمس الملت و الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر حسبِ دستور مجلس عرس منعقد ہونے والی تھی۔ مریدین و معتقدین دور دور سے حاضر ہونے والے تھے کہ یکایک میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس نازک وقت میں جبکہ مسلمان دنیا سے مٹائے جا رہے ہیں اور اسلام کی تذلیل کی جا رہی ہے۔ فراعنۂ یورپ اپنی مادی طاقتوں کے نشے میں بدمست ہو کر ننگ و ناموس اسلام کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ عراق، عرب، بصرہ و بغداد پر برٹش قبضہ ہو چکا ہے۔ بیت المقدس پر ہلالی علم کی جگہ پر صلیبی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ ایا صوفیہ کی مسجد کو گرا کر گرجا گھر بنانے کی تجویزیں پیش کی جا رہی ہیں۔ خلیفۃ المسلمین قید فرنگ کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔ ان کی بہو۔ مثلاً شہزادہ توفیق آفندی کی بانوئے محترم، گھر سے گھسیٹی جا چکی ہیں۔ سمرنا میں لاکھوں کلمہ توحید کے امانت دار بھوکے پیاسے مر رہے ہیں۔ سلیشا میں رسول اللہ ﷺ کی امت بہت بے عزت کی جا رہی ہے۔ اور وہ لوگ جنہیں اسلام اور فرزندانِ اسلام سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ ایک خدا کے ماننے والوں کے ننگ و ناموس کو صرف اس جرم میں کہ وہ مسلمان ہیں برباد کر رہے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کا لائق فرزند جرنیل وینگیسٹ سابق کمشنر مصر اپنے دیگر برطانوی افسروں کی نصرت و اعانت سے اللہ اور اس کے رسول پاک کے گھروں یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر چڑھائی کر کے ان کو فتح کرنے کا فخر حاصل کر چکا ہے۔ بجائے اس کے کہ عامۃ الناس کو مخاطب کر کے اور ایک ایک دیہات میں دربدر ہو کر پنجاب کے ان غفلت شعار مسلمانوں کو جن کی کمائی برٹش گورنمنٹ کی نصرت و اعانت میں گولیاں بن کر مظلوم و بے گناہ ترکوں کے توحید پرست سینوں کو چھاڑ رہی ہے۔ اور جن کے ناپاک ہاتھ پیارے نبی کے سبز گنبد کے محافظوں کو ناحق ذبح کر کے برٹش گورنمنٹ کے صلیبی جھنڈوں کو بلند کرنے میں پوری قوت صرف کر کے اپنا ٹھکانا جہنم بنا رہے ہیں..........
بیدار کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ یہ کیا کر رہے ہو، خدا کے لئے جاگو اور پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے سچے مسلمان بنو اور ترکِ موالات (نان کو اپریشن) پر عمل پیرا ہو کر برٹش گورنمنٹ سے ہر قسم کے نصرت و اعانت کے تعلقات قطع کر دو۔

مناسب یہ ہے کہ پنجاب کے ان مشایخ اور سجادہ نشینوں سے جن کے قبضہ میں لاکھوں انسانوں کے قلوب ہیں اور جنہیں نیابت و خلافت رسولِ علیہ السلام کا دعوی ہے۔ اور جن کی روحانیت سے سر مائیکل اوڈوائر نے مستفیض ہو کر پنجاب سے خراجِ تحسین وصول کیا، کہا جائے کہ حضرت! آپ کی نیابت و خلافت مسلمانوں کے کس دن کام آئے گی؟ خدارا! اٹھیئے اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کیجئے اسلام پکار رہا ہے۔

پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

الغرض اس خیال نے مجھے ۲ رجب الرجب کو سیال شریف پہنچا دیا اور آتے ہی مجھے جناب سجادہ نشین حضرت مولانا محمد ضیاء الدین صاحب متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ آپ نہایت تواضع سے پیش آئے اور بڑی عزت افزائی فرمائی۔ اس کے بعد معاملات حاضرہ پر گفتگو شروع ہوئی۔ آپ کے خیالات کو سن کر ایمان تازہ ہوا۔ آپ اور حاضرین مجلس کی ایک عجیب حالت تھی۔ آپ نے عدم تعاون، ہجرت اور ترکِ موالات پر اس بے باکی اور جرأت ایمانی سے گفتگو فرمائی کہ بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی تھی کہ خداوند اس پیرِ جواں بخت و جواں سال کو مسلمانوں کے سروں پر بہت دیر تک سلامت رکھے۔ حتیٰ لیکون الدین کلہ للہ

پھر آپ نے اپنی اس تقریر کی نقل جو آپ نے پہلی رجب الرجب کو ایک غیر معمولی جلسہ میں کی تھی مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے اس اعلان کو چھپوا کر تمام ملک میں پہنچا دو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے پہلے بھی علماء نے خطبوں اور رسالوں میں مسائل حاضرہ پر تحریریں شائع کی ہیں۔ لیکن یہ اعلان اپنے رنگ میں اپنا، آپ ہی جواب ہے۔ اس قدر مختصر اور اتنا مدلل ہے کہ سبحان اللہ! کلام الملوک ملوک الکلام۔ جناب نے اس سے پہلے ۱۹ مارچ ۲۰ء کو دوسرے یومِ خلافت کے دن بھی ایک ایسی ہی زبردست تقریر فرمائی تھی۔ جو کسی قدر اختصار کے ساتھ اخبار "المنیر" جھنگ میں شائع ہوئی تھی۔ حسنِ اتفاق سے وہ پرچہ بھی مجھ کو مل گیا چنانچہ پہلے ۱۹ مارچ ۲۰ء والی تقریر اور بعد میں یہ تازہ اعلان اور اس کے بعد جناب حضرت پیر حافظ عبداللہ صاحب برادرِ عزیز جناب سجادہ نشین صاحب قبلہ کی دو ایک نظمیں جو جناب حافظ صاحب نے مختلف مواقع پر پڑھیں، ہدیہ ناظرین کر کے خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ!

جو عدوئے باغ ہو برباد ہو
چاہے وہ گل چیں ہو یا صیاد ہو

خادم ملک و ملت
المتوکل باللہ الباری السید عطاء اللہ البخاری
متوطن موضع ناگڑیاں
ضلع گجرات (پنجاب)